سورہ نمبر
(۳۴)

سورۃ سباء

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ سَبَاٍ

سُوْرَةُ السَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ سبا مکی ہے اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ
سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳ اور آخرت میں
فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۱ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ
اسی کی تعریف ہے ف۴ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے ف۵
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ
اور جو زمین سے نکلتا ہے ف۶ اور جو آسمان سے اُترتا ہے ف۷ اور جو اس میں چڑھتا ہے ف۸ اور وہی
الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ
ہے مہربان بخشنے والا اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی ف۹
قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ
تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم بیشک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والا ف۱۰ اس سے غائب نہیں
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ
ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی
وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۳ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے ف۱۱ تاکہ صلہ دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے
الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ وَالَّذِيْنَ
کام کیے یہ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۲ اور جنہوں نے
سَعَوْ فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ
ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ف۱۳ انکے لیے سخت عذاب دردناک میں سے عذاب ہے

ف۲ سورۂ سبا مکیہ ہے سوائے آیت وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اس میں چھ رکوع چون آیتیں آٹھ سو تینتیس کلمے ایک ہزار پانچسو بارہ حرف ہیں
ف۳ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے
ف۴ یعنی جیسا دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اسکی حمد و ثنا واجب ہے کیونکہ یہ دار تکلیف ہے اور آخرت میں اہل جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کرینگے

منزل ۵

ف۵ یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے کہ بارش کا پانی اور مُردے اور دفینے
ف۶ جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور وقت حشر مُردے
ف۷ جیسے کہ بارش برف اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے
ف۸ جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل
ف۹ یعنی انھوں نے قیامت کے آنیکا انکار کیا
ف۱۰ یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے
ف۱۱ یعنی لوح محفوظ میں ف۱۲ جنت میں
ف۱۳ اور ان میں طعن کر کے اور انکو شعر و سحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا (اسکا مزید بیان اسی سورت کے آخر رکوع پانچ میں آئیگا)

اَلِيْمٌ ۝۵ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اور جنھیں علم ملا ف۱ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمھاری طرف تمھارے رب کے پاس سے

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۶ وَقَالَ

اُترا ف۲ وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبیوں سراہے کی راہ بتاتا ہے اور کافر بولے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ

ف۳ کیا ہم تمھیں ایسا مرد بتادیں ف۴ جو تمھیں خبر دے کہ جب تم پرزہ ہوکر بالکل ریزہ ریزہ

كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۷ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

ہو جاؤ تو پھر تمھیں نیا بننا ہے کیا اللہ پر اس نے جھوٹ باندھا

اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ

یا اُسے سودا ہے ف۵ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۶ عذاب

وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝۸ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا اُنھوں نے نہ دیکھا جو انکے آگے اور پیچھے ہے

مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

آسمان اور زمین ف۷ ہم چاہیں تو اُنھیں ف۸ زمین میں دھنسادیں یا اُن پر

عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ

آسمان کا ٹکڑا گرادیں بے شک اس ف۹ میں نشانی ہے ہر رجوع لانیوالے

مُّنِيْبٍ ۝۹ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ

بندے کیلیے ف۱۰ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا ف۱۱ اے پہاڑو اسکے ساتھ اللہ کی طرف رجوع

وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝۱۰ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ

کرو اور اے پرندو ف۱۲ اور ہم نے اسکے لیے لوہا نرم کیا ف۱۳ کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ ف۱۴

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ

اور تم سب نیکی کرو بے شک میں تمھارے کام دیکھ رہا ہوں اور سلیمان کے بس میں ہوا کردی

غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ

اسکی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ ف۱۵ اور ہم نے اسکے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا ف۱۶ اور

ف۱ یعنی اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا مومنین اہل کتاب مثل عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے ف۲ یعنی قرآن مجید ف۳ یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہو کر کہا ف۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۵ جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دونوں سے مُبرّا ہیں ف۶ یعنی کا فر بعث و حساب کا انکار کرنے والے ف۷ یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ اُنھوں نے آسمان و زمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو اُنھیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین و آسمان کے اقطار سے باہر نہیں جا سکتے اور ملک خدا سے نہیں نکل سکتے اور اُنھیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں اُنھوں نے آیات اور رسول کی تکذیب و انکار کے دہشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے ف۸ انکی تکذیب و انکار کی سزا میں قارون کی طرح ف۹ نظر و فکر ف۱۰ جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعث پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے ف۱۱ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپکو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا ف۱۲ جب وہ تسبیح کریں انکے ساتھ تسبیح کرو چنانچہ جب حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا ف۱۳ کہ آپ کے دست مبارک میں آکر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لیے اسطرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپکو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی اسپر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندۂ خدا کونسی خصلت اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سُنکر آپکے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اس لیے آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ ان کے لیے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال (خزانہ شاہی) سے آپ کو بے نیازی ہو جائے آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے لوہے کو نرم کیا اور آپ کو صنعت زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل و عیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقرا و مساکین پر بھی صدقہ کرتے اس کا بیان آیت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر کے اُن سے فرمایا ف۱۴ کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ ف۱۵ چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اِصطخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق کو ایک مہینہ کی راہ ہے اور شام کو اِصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لیے ایک مہینہ کا راستہ ہے ف۱۶ جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے تانبے کو پگھلا دیا جیسے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کیا تھا۔

منزل ۵

ع ۱

الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ

جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے اس کے رب کے حکم سے ف۱ اور جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے

عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ

ف۲ ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے اس کے لیے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے

مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا

محل ف۳ اور تصویریں ف۴ اور بڑے حوضوں کے برابر لگن ف۵ اور لنگردار دیگیں ف۶ اے

اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا

داؤد والو شکر کرو ف۷ اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے پھر جب

قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ

ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۸ جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۹ اگر غیب جانتے ہوتے

الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ

ف۱۰ تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے ف۱۱ بے شک سبا ف۱۲ کے لیے

مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ڛ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ

انکی آبادی میں ف۱۳ نشانی تھی ف۱۴ دو باغ دہنے اور بائیں ف۱۵ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۱۶

وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا

اور اسکا شکر ادا کرو ف۱۷ پاکیزہ شہر ف۱۸ اور بخشنے والا رب ف۱۹ تو انھوں نے منہ پھیرا ف۲۰ تو ہم نے

عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ

ان پر زور کا اہلا بھیجا ف۲۱ اور انکے باغوں کے عوض دو باغ انھیں بدل دیے جنمیں بکٹا میوہ ف۲۲

خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا

اور جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں ف۲۳ ہم نے انھیں یہ بدلا دیا انکی ناشکری ف۲۴

وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى

کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں اسیکو جو ناشکرا ہے اور ہم نے کیے تھے ان میں ف۲۵ اور ان شہروں میں

ف۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جنات کو مطیع کیا ف۲ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے ف۳ اور عالیشان عمارتیں اور مسجدیں اور انھیں میں سے بیت المقدس بھی ہے ف۴ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا ف۵ اتنے بڑے کہ ایک لگن میں ہزار آدمی کھاتے ف۶ جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتیٰ کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ ف۷ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی طاعت بجالا کر ف۸ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی کہ انکی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلیے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہو گئے جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصہ دراز تک اسی حالت پر رہنا انکے لیے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہانتک کہ بحکم الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آیا اسوقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا

ف۹ کہ وہ غیب نہیں جانتے

ف۱۰ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے مطلع ہوتے

ف۱۱ اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیف شاق اٹھاتے نہ رہتے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تو آپنے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی چنانچہ آپنے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہو تاکہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروف عمل رہیں اور انھیں جو علم غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی

منزل ۵

ف۱۲ سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا ابن یشحب بن یعرب بن قحطان ہے

ف۱۳ جو حدود یمن میں واقع تھی

ف۱۴ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی اور وہ نشانی کیا تھی اس کا آگے بیان ہوتا ہے

ف۱۵ یعنی انکے وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا

ف۱۶ باغ ایسے کثیر الثمر تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرہ لیے گزرتا تو بغیر ہاتھ لگائے قسم قسم کے میووں سے اسکا ٹوکرہ بھر جاتا ف۱۷ یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ

ف۱۸ لطیف آب و ہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اسکے کپڑے میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شہر سبا صنعاء سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا

ف۱۹ یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور طاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانیوالا ہے ف۲۰ اس کی شکرگزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی طرف تیرہ نبی بھیجے جنھوں نے انکو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اسکے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انھوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمپر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہدو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے ف۲۱ عظیم سیلاب جس سے انکے باغ اموال سب ڈوب گئے اور انکے مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور اسطرح تباہ ہوئے کہ انکی تباہی عرب کیلیے مثل بن گئی ف۲۲ نہایت بدمزہ ف۲۳ جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اسطرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل کو جو انکے خوشنما باغوں کی جگہ پیدا ہوگیا تھا بطریق مشاکلت باغ فرمایا ف۲۴ اور انکے کفر ف۲۵ یعنی شہر سبا میں

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا
جن میں ہم نے برکت رکھی ف۱ سرِراہ کتنے شہر ف۲ اور اُنھیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۳ اُن میں چلو
فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا
راتوں اور دنوں امن و امان سے ف۴ تو بولے اے ہمارے رب ہمارے سفر میں دوری ڈال ف۵
وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ
اور اُنھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے اُنھیں کہانیاں کردیا ف۶ اور اُنھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کردیا ف۷
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ
بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کیلیے ف۸ اور بیشک ابلیس نے اُنھیں اپنا گمان
اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ
سچ کر دکھایا ف۹ تو وہ اسکے پیچھے ہولیے مگر ایک گروہ کہ مسلمان تھا ف۱۰ اور شیطان کا
لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ
ان پر ف۱۱ کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور
هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ ادْعُوا
کون اس سے شک میں ہے اور تمھارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ ف۱۲ پکارو
الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي
اُنھیں جنھیں اللہ کے سوا ف۱۳ سمجھے بیٹھے ہو ف۱۴ وہ ذرّہ بھر کے مالک نہیں
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ
آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ انکا ان دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے
مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى
کوئی مددگار اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جسکے لیے وہ اذن فرمائے یہانتک
اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ
کہ جب اذن دیکر اُنکے دلوں کی گھبراہٹ دور فرمادیجاتی ہے ایک دوسرے سے ف۱۵ کہتے ہیں تمھارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا ف۱۶
الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ
اور وہی ہے بلند بڑائی والا تم فرماؤ کون جو تمھیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ف۱۷ تم خود ہی فرماؤ

ف۱ کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور میٹھے عنایت کیے مراد ان سے شام کے شہر ہیں ف۲ قریب قریب سبا سے شام تک کے سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لیجانے کی ضرورت نہ ہوتی ف۳ کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دوپہر کو ایک آبادی میں پہنچ جائے جہاں ضروریات کے تمام سامان ہوں اور جب دوپہر کو چلے تو شام کو ایک شہر میں پہنچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہوسکے اور ہم نے اُنسے کہا کہ ف۴ نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہوا خوری کرتے چلے جاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی آجاتی ہے وہاں آرام کرتے ہیں نہ سفر میں تکان ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر ہوتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر و غریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کرکے اُنھوں نے کہا ف۵ یعنی ہمارے اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان کردے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہوسکے ف۶ بعد والوں کے لیے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں ف۷ قبیلہ قبیلہ منتشر ہوگیا وہ بستیاں غرق ہوگئیں اور لوگ بے خانماں ہوکر جُدا جُدا بلاد میں پہونچے غسّان شام میں اور ازد عمّان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آلِ خزیمہ عراق میں اور اوس خزرج کا جد عمر بن عامر مدینہ میں

منزل ۵

ع ۲ / ۱۲ / ۸

ف۸ اور صبر و شکر مومن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجالاتا ہے

ف۹ یعنی ابلیس جو گمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت و حرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کردے گا یہ گمان اس نے اہل سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہوگئے اور اس کی طاعت کرنے لگے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہلِ باطل کو گمراہ کردیا

ف۱۰ اُنھوں نے اس کا اتباع نہ کیا

ف۱۱ جن کے حق میں اسکا گمان پورا ہوا

ف۱۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے

ف۱۳ اپنا معبود

ف۱۴ کہ وہ تمھاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ کسی نفع و ضرر میں

ف۱۵ بطریق استبشار

ف۱۶ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا

ف۱۷ یعنی آسمان سے مینھ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔

☆☆☆☆☆☆

اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ
اللہ ف۱ اور بیشک ہم یا تم ف۲ یا تو ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ف۳ تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں

عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ
اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں کا ہم سے سوال ف۴ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کریگا ف۵ پھر

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ
ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا ف۶ اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا سب کچھ جانتا ۲ تم فرماؤ مجھے دکھاؤ تو وہ

الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ف۷ ہشت بلکہ وہی ہے اللہ عزت والا

الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا
حکمت والا اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ف۸

وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
خوشخبری دیتا ف۹ اور ڈر سناتا ف۱۰ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۱۱ اور کہتے ہیں

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ
یہ وعدہ کب آئیگا ف۱۲ اگر تم سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ
جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو ف۱۳ اور کافر بولے ہم ہرگز

كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ
نہ ایمان لائیں گے اس قرآن پر اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ف۱۴ اور

تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى
کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے کیے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

بَعْضِ اِۨلْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے ف۱۵ اُن سے کہیں گے جو اونچے کھینچتے تھے ف۱۶

لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اگر تم نہ ہوتے ف۱۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو اونچے کھینچتے تھے اُن سے کہیں گے جو

ف۱ کیونکہ اس سوال کا بجز اسکے اور کوئی جواب ہی نہیں
ف۲ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لیے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے
ف۳ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا پانی برسانے والا سبزہ اُگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہو چکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے
ف۴ بلکہ ہر شخص سے اسکے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا
ف۵ روز قیامت
ف۶ تو اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کریگا
ف۷ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو انکو خدا کا شریک بنانا اور انکی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ
ف۸ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اسکے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے عربی ہوں یا عجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کیلیے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپکے امتی بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کیلیے حلال نہ تھیں اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا حدیث میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپکا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے سورہ فرقان کی ابتدا میں بھی اسکا بیان گزر چکا ہے (خازن)

منزل ۵

النصف ع ۹ ۳ ۹

ف۹ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی
ف۱۰ کافروں کو اس کے عدل کا
ف۱۱ اور اپنے جہل کیوجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں
ف۱۲ یعنی قیامت کا وعدہ
ف۱۳ یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا
ف۱۴ توریت و انجیل وغیرہ
ف۱۵ یعنی تابع اور پیرو تھے
ف۱۶ یعنی اپنے سرداروں سے
ف۱۷ اور رہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے۔

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم

دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمھیں روک دیا ہدایت سے بعد اسکے کہ تمھارے پاس آئی

بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو دبے ہوئے تھے اُنسے جو اونچے کھنچتے تھے

بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ

بلکہ رات دن کا داؤں تھا ف۱ جبکہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اللہ کا انکار کریں اور اسکے برابر والے

أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ

ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ف۲ جب عذاب دیکھا ف۳ اور ہم نے طوق ڈالے

فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾

انکی گردنوں میں جو منکر تھے ف۴ وہ کیا بدلا پائیں گے مگر وہی جو کچھ کرتے تھے ف۵

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا

اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانیوالا بھیجا وہاں کے آسودوں نے یہی کہا کہ تم جو لیکر

أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا

بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں ف۶ اور بولے ہم مال اور اولاد میں بڑھکر ہیں

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن

اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ف۷ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جسکے لیے

يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ

چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۸ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور تمھارے مال

وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَ

اور تمھاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمھیں ہمارے قریب تک پہونچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي

نیکی کی ف۹ اُن کے لیے دونا دون صلہ ف۱۰ اُنکے عمل کا بدلا اور وہ بالا خانوں

الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ

امن و امان سے ہیں ف۱۱ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں ف۱۲

ف۱ یعنی تم شب و روز ہمارے لیے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر اُبھارتے تھے ف۲ دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی پیرو بھی اور انکے بہکانے والے بھی ایمان نہ لانے پر ف۳ جہنم کا ف۴ خواہ بہکانے والے ہوں یا انکے کہنے میں آنے والے تمام کفار کی یہی سزا ہے ف۵ دنیا میں کفر اور معصیت ف۶ اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال و اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں شانِ نزول دو شخص شریک تجارت تھے انمیں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکہ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملک شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے انکا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اسکے پاس پہونچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں فرمایا بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور آپ نے احکام اسلام بتائے یہ باتیں اسکے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا تم نے یہ کیسے جانا اس نے کہا جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اسکے تابع ہوئے یہ سنت الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۷ یعنی جب دنیا میں ہم خوش حال ہیں تو ہمارے افعال و اعمال اللہ تعالیٰ کو پسند ہونگے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے انکے اس خیال باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثواب آخرت کو معیشت دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے ف۸ بطریق ابتلا و امتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضائے الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی اس کی تنگی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اسکی حکمت ہے ثواب آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بیجا ہے ف۹ یعنی مال کسی کے لیے سبب قرب نہیں سوائے مومن صالح کے جو اسکو راہ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کے لیے سبب قرب نہیں سوائے اس مومن کے جو انھیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے ف۱۰

منزل ۵

ع ۶ / ۱۰

ایک نیکی کے بدلے دس سے لیکر سات سو گنے تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے ف۱۱ یعنی جنت کے منازل بالا میں ف۱۲ یعنی قرآن کریم پر زبان طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دینگے اور ان کا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائے گا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ رہیں گے کیونکہ انکا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا۔

أُولَٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ
وہ عذاب میں لا دھرے جائیں گے ف١ تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع

الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن
فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے ف٢ اور جو چیز تم

شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دیگا ف٣ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف٤ اور جس دن ان سب کو اٹھائیگا

جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾
ف٥ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے ف٦

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ
وہ عرض کرینگے پاکی ہے تجھکو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ف٧ بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے ف٨

الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ
اُن میں اکثر اُنھیں پر یقین لائے تھے ف٩ تو آج تم میں ایک دوسرے کے بھلے

لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ
بُرے کا کچھ اختیار نہ رکھے گا ف١٠ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ کا عذاب چکھو

النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا
جسے تم جھٹلاتے تھے ف١١ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں ف١٢

بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ
پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ف١٣ یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے

يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ
معبودوں سے ف١٤ اور کہتے ہیں ف١٥ یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور

الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾
کافروں نے حق کو کہا ف١٦ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں مگر کھلا جادو

وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ
اور ہم نے اُنھیں کچھ کتابیں نہ دیں جنھیں پڑھتے ہوں نہ تم سے پہلے ان کے پاس

ف١ اور ان کی مکاریاں اُنھیں کچھ کام نہ آئینگی
ف٢ اپنے حسب حکمت
ف٣ دنیا میں یا آخرت میں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا دوسری حدیث میں ہے صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں
ف٤ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحب خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رزاق حقیقی ہے

منزل ٥

ف٥ یعنی اُن مشرکین کو
ف٦ دنیا میں
ف٧ یعنی ہماری اُنسے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح اُنکے پوجنے سے راضی ہوسکتے تھے ہم اس سے بری ہیں
ف٨ یعنی شیاطین کو کہ انکی اطاعت کے لیے غیر خدا کو پوجتے تھے
ف٩ یعنی شیاطین پر
ف١٠ اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہونچا سکیں گے
ف١١ دنیا میں ف١٢ یعنی آیات قرآن زبان سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ف١٣ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ف١٤ یعنی بتوں سے ف١٥ قرآن شریف کی نسبت ف١٦ یعنی قرآن شریف کو۔

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ

کوئی ڈر سنانے والا آیا ف۱ اور ان سے اگلوں نے ف۲ جھٹلایا اور یہ اسکے دسویں کو بھی نہ پہونچے

مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ

جو ہم نے اُنھیں دیا تھا ف۳ پھر اُنھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا ف۴ تم فرماؤ میں تمھیں ایک نصیحت

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ

کرتا ہوں ف۵ کہ اللہ کے لیے کھڑے رہو ف۶ دو دو ف۷ اور اکیلے اکیلے ف۸ پھر سوچو ف۹ کہ تمھارے ان صاحب میں

مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمھیں ڈر سنانے والے ف۱۰ ایک سخت عذاب کے آگے ف۱۱

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ

تم فرماؤ میں نے تم سے اسپر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمھیں کو ف۱۲ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ

اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ بیشک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے ف۱۳ بہت جاننے

الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ف۱۴ اور باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر کر آئے ف۱۵

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا

تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی برے کو بہکا ف۱۶ اور اگر میں نے راہ پائی تو اسکے سبب

يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ

جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ف۱۷ بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ف۱۸ اور کسی طرح تو دیکھے ف۱۹ جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائینگے پھر بچکر نہ نکل

وَّاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ

سکیں گے ف۲۰ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے ف۲۱ اور کہیں گے ہم اسپر ایمان لائے ف۲۲ اور اب وہ

التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ

اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے ف۲۳ کہ پہلے ف۲۴ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور بے دیکھے

بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

پھینک مارتے ہیں ف۲۵ دور مکان سے ف۲۶ اور روک کر دی گئی ان میں اور اُسمیں جسے چاہتے ہیں ف۲۷

ف۱ یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جسکی طرف اپنے دین کی نسبت کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں انکے پاس اسکی کوئی سند نہیں وہ انکے نفس کا فریب ہے ف۲ یعنی پہلی اُمتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور انکو ف۳ یعنی جو قوت وکثرت مال و اولاد و طول عمر پہلوں کو دی گئی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں انکے پہلے تو اُن سے طاقت و قوت مال و دولت میں دس گنے سے زیادہ تھے ف۴ یعنی انکو ناپسند رکھنا اور عذاب دنیا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے اُنھیں ہلاک کیا اور انکی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے اُنھیں ڈرنا چاہیے ف۵ اگر تم نے اسپر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائے گا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے ف۶ محض طلب حق کی نیت سے اپنے آپ کو طرفداری اور تعصب سے خالی کر کے ف۷ تاکہ باہم مشورہ کر سکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کر سکے اور دونوں انصاف کیساتھ غور کر سکیں ف۸ تاکہ مجمع اور اژدحام سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب و طرفداری و مقابلہ ولحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنیکا موقع ملے ف۹ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمھارے اپنے تجربہ میں قریش میں یا نوع انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے کیا ایسا ذہین ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمھارا نفس حکم کر دے اور تمھارا ضمیر مان لے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو ف۱۰ اللہ تعالیٰ کے نبی ف۱۱ اور وہ عذاب آخرت ہے ف۱۲ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا ف۱۳ اپنے انبیاء کی طرف ف۱۴ یعنی قرآن و اسلام ف۱۵ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اسکی ابتداء رہی نہ اسکا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا ف۱۶ کفار کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اُن سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اسکا وبال میرے نفس پر ہے ف۱۷ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ اُن سے نہیں ہو سکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلق کو نیکیوں کی راہیں آپکے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالت منزلت و رفعت مرتبت کے آپکو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے جب اسکو اسپر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرت حق عز و علا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اسکا منشاء نہیں ف۱۸ ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور اُنکے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اُس سے چھپ نہیں سکتا۔ عرب کے ایک مایۂ ناز شاعر اسلام لائے تو کفار نے انسے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور اتنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہو کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اُنھوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آگئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ اُنکے قافیہ پر تین شعر کہوں ہر چند کوشش کی محنت اُٹھائی اپنی تمام قوت صرف کر دی مگر یہ ممکن نہ ہو سکا تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ سے سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تک ہیں (روح البیان) ف۱۹ کفار کو مرنے یا قبر سے اُٹھنے کے وقت یا بدر کے دن ف۲۰ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پاسکیں گے ف۲۱ جہاں بھی ہونگے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے دور نہیں ہو سکتے اسوقت حق کی معرفت کیلیے مضطر ہونگے ف۲۲ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ف۲۳ یعنی اب مکلف ہونے کے محل سے دور ہو کر توبہ و ایمان کیسے پاسکیں گے ف۲۴ یعنی عذاب دیکھنے سے پہلے ف۲۵ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ اُنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں ساحر ہیں کاہن ہیں اور اُنھوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا ف۲۶ یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ اُنکے ان مطاعن کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں ف۲۷ یعنی توبہ و ایمان میں۔

ع ۵ ۹ ۱۱

منزل ۵

كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝۵۴ ع

جیسے اُن کے پہلے گروہوں سے کیا گیا تھا ف۱ بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۲

ع ۶ ۹ ۱۲

ف۱ کہ انکی توبہ و ایمان وقت یاس قبول نہ فرمائی گئی

ف۲ ایمانیات کے متعلق